Vol 5 No.4 2021

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

احمد ندیم قاسمی کی نظم میں غیر اشتراکی عناصر

Non communist elements in Ahmed Nadeem Qasimi's poem

[1]ڈاکٹر نائیلہ انجم [2]ڈاکٹر شازیہ رزاق

ABSTRACT

Ahmed Nadeem Qasmi is a famous progressive poet of Urdu language. He is an optimist personality and has a strong and faithful link with Allah. In his view point the establishment of a fair society should be based on religion not communism. Different shades of his viewpoint can be seen in his nazm. Ahmad Nadeem Qasimi did not rely on communism and made religious thought by blowing marx's ideas to establish a fair society. Despite the progressive movement holding prominent positions, he did not disbelieve the God. Ahmed Nadeem Qasimi taught justice and equality through his poetry and has opposed class inequality, imperialist violence, authoritarian behavior and anti-human factors at all levels. This article is based on critical study of none communist elements in the nazm of this progressive poet.

احمد ندیم قاسمی ایک ایسی ادبی شخصیت کا نام ہے جن کی پہچان کے متعدد معتبر حوالے ہیں۔ مختلف اصناف سخن افسانہ، نظم، غزل، قطعہ، رباعی، تنقید، کالم، تراجم اور علمی و ادبی مضامین میں ان کی اعلیٰ ترین تخلیقی صلاحیتوں کا ثبوت افسانہ اور شاعری ہے۔

Vol 5 No.4 2021
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

۱۔ اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اُردو،لاہور کالج برائے خواتین،یونیورسٹی لاہور
۲ اسسٹنٹ پروفیسر ،شعبہ اردو لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور

ندیم ان شعرا میں سے ہیں جو اپنے سامنے ایک مستقل مقصد حیات رکھتے ہیں۔انسانی عظمت، طبقاتی ناہمواری اور سامراجی تشدد کے خلاف جذبات کے مختلف پہلوؤں پر بھرپور اظہار کرتے ہیں۔

کسی بھی شاعر کو سمجھنے کے لیے اس کی زندگی کے نشیب و فراز کو جاننا ضروری ہے۔ خارجی ماحول شدت سے شاعر کی داخلی زندگی کو متاثر کرتا ہے اور شعری تفہیم میں مد ثابت ہوتا ہے۔ ندیم کی شاعری گہرے مذہبی طرز احساس کی حامل نظر آتی ہے۔ لکھتے ہیں:

> ”میرا ماحول دینی تھا میں خداوند تعالی کو وحدہ لا شریک مانتا ہوں جناب رسالت مآب ﷺ کو خاتم النبیین مانتا ہوں میرے مذہبی عقائد وہی ہیں جو ایک سچے مسلمان کے ہوتے ہیں میں نے ہمیشہ مذہبی اقدار کا احترام کیا ہے الحمدللہ میری ذات سے کبھی کوئی ایسی بات منسوب نہیں ہوئی جو مذہبی لحاظ سے قابل گرفت ہو۔“ (۱)

ندیم کی مذہبی فکر کی نشو و نما ان کے خاندانی ماحول میں ہوئی ان کے والد غلام نبی باقاعدہ پیر تھے۔ جن کا حلقہ ارادت تھا مگر وہ صحیح معنوں میں مجذوب تھے جنھیں دنیاوی جاہ و حشمت سے کوئی غرض نہ تھی بقول ندیم:

> ”جب میں نے آنکھ کھولی تو میرے مرحوم و مغفور والد گرامی ریاضت کی افراط سے فنافی اللہ ہو چکے تھے دن رات کی عبادت وظائف اور تلاوت قرآن حکیم کے سوا انھیں کوئی کام نہ تھا انھیں یہ احساس تک نہ تھا کہ دنیوی حشمت بھی کوئی چیز ہے۔“ (۲)

والد کے ساتھ ساتھ چچا کی محبت نے بھی ندیم کی شخصیت پر مثبت اثرات مرتب کیے۔ چچا خان بہادر پیر حیدر شاہ عربی اور فارسی کے عالم تھے اور شمس العلما میر حسن کے شاگرد اور علامہ محمد اقبال کے ہم سبق تھے اور یوں بچپن ہی سے اقبال کی شاعری سے بھی اُنس پیدا ہوا۔ یہ اُنس ندیم کے مذہبی طرز فکر میں شدت سے نمایاں ہے۔ ندیم ماں باپ اور چچا کی تربیت کی وجہ سے اپنے عقائد پر مضبوطی سے قائم رہے۔ ترقی پسند تحریک میں شمولیت کے باوجود مذہبی سوچ ان کے ہاں کارفرما رہی۔ حتیٰ کہ ترقی پسندوں کی طرف

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

سے مختلف الزامات کے باوجود وہ اسلام کی بنیادی تعلیمات سے منحرف نہ ہوئے اور ان کا واشگاف اظہار بھی کرتے رہے جس حد تک کہ ادب اس امر کا متحمل ہو سکتا ہے۔ ندیم اپنے ایک انٹرویو میں اس حوالے سے بتاتے ہیں:

> ”ایک مذہبی گھرانے سے تعلق اور ترقی پسند ادب کی تحریک سے وابستگی کے درمیان مجھے کوئی تضاد محسوس نہیں ہوا اسلام دنیا کا ترقی پسند ترین مذہب ہے ملائیت کے مذہب سے الگ سادہ اور سچا مذہب ہے اور میری ترقی پسندی نے بیشتر قرآن و حدیث اور حضورؐ کے اسوۂ حسنہ سے انسپیریشن حاصل کیا ہے۔“
> (۳)

احمد ندیم قاسمی نے کمیونزم پر بھروسا نہیں کیا اور منصفانہ معاشرے کے قیام کے لیے مارکس کے نظریات کی بجائے مذہبی فکر کو بنیاد بنایا۔ ترقی پسند تحریک کے نمایاں عہدوں پر فائز رہنے کے باوجود منکر خدا نہ ہوئے۔ اس حوالے سے سجاد ظہیر کا ندیم کو لکھا جانے والا خط اہم ہے جس میں انھوں نے ندیم کو کمیونزم کی طرف راغب کرنا چاہا۔ ندیم اس خط کے جواب میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں:

> ”انھوں نے لکھا تھا کہ آپ کے نظریات وہی ہیں جو ہمارے ہیں آپ کا نقطہ نظر وہی ہے جو ہمارا ہے۔ آپ سامراج کے دشمن ہیں آپ فیوڈلزم کے دشمن ہیں۔ آپ بھی جاگیردارانہ نظام کے خلاف ہیں آپ بھی انصاف چاہتے ہیں۔ آپ بھی انسان کو اس کا کھویا ہوا وقار دلانا چاہتے ہیں یہی سب ہم بھی چاہتے ہیں تو آپ کمیونسٹ کیوں نہیں ہو جاتے میں نے جواب میں لکھا تھا کہ قریب قریب آپ کی باتیں صحیح ہیں مگر آپ خدا کی نفی کرتے ہیں میں نہیں کر سکتا میں رسول کریم ﷺ کو اپنا نبی اور پیغمبر مانتا ہوں آپ نہیں مانتے اور اگر مانتے بھی ہیں تو دب کر مانتے ہیں جیسے کوئی گناہ کر رہے ہیں آپ میرے خدا اور میرے رسول ﷺ کو شامل کر لیجیے میں کمیونسٹ ہونے کو تیار ہوں۔“ (۴)

اسی صورتحال میں جب ترقی پسندی اور الحاد لازم و ملزوم سمجھے جاتے تھے ندیم ایک ایسے ترقی پسند ادیب کے طور پر ابھرتے ہیں جس کا مذہب کے ساتھ گہرا لگاؤ ہے وراثت میں ملنے والی مذہبی عقیدت اور پھر چچا کی تربیت اور اقبال کے مطالعے نے ان کے ہاں مذہب سے بیزاری پیدا نہیں ہونے دی۔ انھیں اس حقیقت کا ادراک تھا کہ خدا تخلیق حسن کی انتہا پر قادر ہے اور معجزوں کی نمود بھی اسی کے اختیار میں ہے۔ ہر روز اس کی ذات نئے رنگ سے جلوہ دکھاتی ہے۔ بظاہر وہ مستور ہے مگر ارض و سما کی وسعتیں اس کی تجلّی کا

Vol 5 No.4 2021
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

مظہر ہیں۔ مثال ملاحظہ کیجیے:

تیری مٹھی میں ہے مہر و مہ و انجم کا نظام
ارض و مریخ ترے دم سے ہیں گردش میں مدام
مجھ سے کافر کو بھی کب ہے تری عظمت میں کلام
اے مشیت تری قوّت کو سلام (۵)

ایک اور مثال:

اور ہم لوگ خلا تا بہ خلا دیکھتے ہیں
جس طرف دیکھتے ہیں صرف خدا دیکھتے ہیں (۶)

ندیم کے کلام میں خدا کی حقیقت کے ادراک سے بڑھ کر اس سے ہمکلامی کے متنوع پہلو بھی ملتے ہیں۔ بے شک وہی ذات سمیع و علیم ہے۔

ہر عزم میں ہے تیرا تعاون مطلوب
لیکن یہ بتا تجھے پکاروں کیسے ؟ (۷)

ندیم بنیادی طور پر انسان دوست شاعر ہیں انھوں نے انسانی زندگی سے محبت کی ہے وہ انسان کو عظیم سمجھتے ہیں کیوں کہ زندگی اس کی بدولت ارتقا کی راہوں پر گامزن ہے۔ خدا کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ اس کی عظمت تو اپنی جگہ مسلم ہے لیکن جس انسان کو اس نے پیدا کیا ہے وہ بھی عظمت رکھتا ہے۔

تو سنگ ہے اور وہ شرر ہے — تو آگ ہے اور وہ اُجالا
تو نم ہے نمو کا پاسباں وہ — تو دشت ہے وہ چراغِ لالہ
اس نے ہی تجھے حسیں بنایا
! انسان عظیم ہے خدایا (۸)

نظم ''خدا سے ایک سوال'' میں انسانوں کی بنتی بگڑتی صورتحال پر متفکر نظر آتے ہیں اور خدا سے اپنے ہونے کا جواز مانگتے

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

ہیں۔مثال دیکھیے۔

تمام عمر، کسی کوزہ گر کے چاک پہ ہم
بگڑتے بنتے رہے صورتیں بدلتے رہے
الٰہی! یہ تری حکمت بھی تیرا راز بھی ہے
مجھے بس اتنا بتا اس کا کچھ جواز بھی ہے (۹)

ندیم صرف جذبے کے شاعر نہیں شعور و ادراک کے اثرات بھی ان کی شاعری میں موجود ہیں۔ان میں شبہ نہیں کہ ان کی شاعری میں فکری پہلو خاصا نمایاں ہے۔خدا کو پکارتے ہیں کہ نئی مخلوق تخلیق کر۔تیرے کن فیکون کا عمل جاری و ساری ہے تو انسان آخری تخلیق کیونکر ہو سکتا ہے۔

خدایا
اب کوئی مخلوقِ نو تخلیق کر
انسان کی تخلیق تیری آخری تخلیق کیسے ہے!(۱۰)

ندیم شاعر انسانیت کے ساتھ ساتھ شاعر پاکستان اور شاعر وطن بھی ہیں۔ان کی انسان دوستی کے ساتھ ساتھ ان کی انتہائی پر خلوص حب الوطنی بھی متاثر کن ہے۔ندیم کی شاعری کی صفت وہ تڑپ ہے جو وطن کی بات کرتے ہوئے انتہائی شدت سے نمایاں ہوتی ہے وہ زمین سے تعلق پر فخر کرتے ہیں۔مٹی سے وفا ہی درحقیقت اپنی ذات سے وفا ہے وہ اس سرزمین کی بقا و ترقی کے خواب دیکھتے ہیں اور اس کی ترقی کے لیے دعا گو ہیں۔

خدا کرے کہ مری ارضِ پاک پر اُترے
وہ فصل گل جسے اندیشہ زوال نہ ہو
خدا کرے کہ نہ خم ہو سرِ وقار وطن
اور اس کے حُسن کو تشویش ماہ و سال نہ ہو
خدا کرے کہ مرے اک بھی ہم وطن کے لیے

حیات جُرم نہ ہو زندگی وبال نہ ہو (۱۱)

ندیم کی وطن سے جذباتی وابستگی کی شدت لحہ بہ لحہ دُعاؤں کے ہالے بناتی ہے۔ نئے منظر بُنتی دعائیں وطن کے لیے تاابد بہار کی خواہاں ہیں۔ ایسی بہار جس کا نکھار ہمیشہ وطن کے حسن کی رونق بڑھاتا رہے۔ بقول فتح محمد ملک:

''یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ندیم خود پاکستان ہو اس کی بقا و خوشحالی و آزادی و خود مختاری ندیم کی ذاتی بقا اور اپنے جذباتی استحکام ہی کا دوسرا نام ہو جیسے ندیم خود پاکستان ہو اور اس کے اندر اپنی بنیادوں کو پگھلنے سے بچانے کی جنگ برپا ہو۔'' (۱۲)

قیام پاکستان کے بعد قومی احساس کے بتدریج زوال کا شعور ندیم کی شاعری میں کارفرما ہے۔ سقوط ڈھاکہ کے المیہ سے محبت کی گہرائی اور گیرائی مزید بڑھ گئی اور ندیم خدا سے یوں دست بہ دعا ہوئے۔

جو سارے ایشیا کی فضا کو نکھار دے
یا رب وہ ابر بخش کہ جو ارض پاک کو
حد نظر تک اڈے ہوئے سبزہ زار دے
یہ خطّہ زمین معنون ہے تیرے نام
دے اس کو اپنی رحمتیں اور بے شمار دے
یا رب مرے وطن کو اک ایسی بہار دے (۱۳)

ندیم نے شاعری کو باوقار لہجے سے روشناس کرایا۔ نئی نسل کو اعتماد و تیقن کا لہجہ دیا۔ عصری نظم سے یاسیت اور بے یقینی کے مضامین کو خارج کیا۔ خدا کی کریمی کے احساس نے انھیں مایوس نہیں ہونے دیا۔ ذاتی حوالے سے بھی ندیم کو مسائل کا سامنا کرنا پڑا لیکن انھوں نے ان مسائل کے بیان میں تلخی پیدا نہیں ہونے دی بلکہ ان مسائل کو طیش میں آکر دیکھنے کی بجائے سنجیدگی سے ان پر غور کرنا بہتر سمجھا۔ خدا سے ہمکلامی میں فکری گہرائی نمایاں ہے۔

ترے کرم سے تو منکر نہیں مرا احساس
الٰہی ! مجھ پہ اگر عرصہ حیات ہے تنگ (۱۴)

Vol 5 No.4 2021
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

حالات کا جبر انسان کو دوراہوں پر لا کھڑا کر دیتا ہے ایسے میں شکوہ زبان پر آہی جاتا ہے لیکن ندیم کے ہاں شکوہ کا بھی سنبھلا ہوا انداز ہے۔

شکوہ سنجی مرا مقصود نہیں ربّ کریم
خود ترا حکم ہے اخفائے حقیقت نہ کروں
تو تجلی کو جو آلودۂ پستی نہ کرے
ایک مٹی کے دیے سے بھی محبت نہ کروں ؟ (۱۵)

ندیم نے انسانی زندگی کے متنوع پہلوؤں کو موضوع بنایا۔ زمانے کے حالات گردوپیش کے واقعات اور عصری میلانات کی ترجمانی اور عکاسی کی ہے اس کے علاوہ زندگی کے دوسرے پہلو مثلاً ناسازگار سماجی ماحول اور غلط نظام اقدار میں زندگی جن حالات سے دوچار ہوتی ہے اس کی تفصیل بھی ان کی شاعری میں موجود ہے۔ ندیم کا انداز نظم گہری اور عملی روحانیت کا کرشمہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان ترقی پسندی نے ان کی فکر کو مثبت انداز عطا کیا ہے۔ مثال دیکھیے۔

یہ دل لے اور یہ سوزِ دروں لے
یہ اپنا عشق لے اپنا جنون لے
الٰہی ! کیا یہی ہے تیرا انصاف
کہ منعم بہرے مفلس کا خوں لے (۱۶)

ندیم نے عصری صورتحال کے کرب کو محسوس کیا اور ان حالات و واقعات کے نتیجے میں پیدا ہونے والی ذہنی اور جذباتی کیفیت کا بھی اظہار کیا ہے۔ داخلی کیفیات کے بیان میں بے چینی اور اضطراب نمایاں ہے۔ خدا سے ہمکلامی میں اس کی رحمتوں کا شکر بھی ادا کیا ہے اور تخلیقی اضطراب کو دُعا کا روپ بھی عطا کیا ہے۔

مجھے نہ مژدۂ کیفیت دوامی دے
مرے خدا ! مجھے اعزازِ ناتمامی دے
میں تیرے چشمہ رحمت سے شاد کام تو ہوں

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

کبھی کبھی مجھے احساسِ تشنہ کامی دے (۱۷)

حالات کی تبدیلی دعاؤں کے رُخ موڑ دیتی ہے۔اعزاز ناتمامی اور احساسِ تشنہ کامی کی خواہش کرنے والا کبھی اپنی روح کی تازگی اور دل کی روشنی کے لیے درخواست گزار ہوتا ہے۔

کملائی ہوئی روح کو یا رب گل تر کر
اس جامِ سفالیں کو کبھی ساغرِ زر کر
گر نخلِ تمنا کو ثمر ور نہیں کرتا
افسانہ اکرام بعنوانِ دگر کر
یہ بھی نہیں منظور تو اے مبداء الطاف
احساس مرا چھین مجھے خاک بسر کر (۱۸)

قطعہ بعنوان "آخری فیصلہ" میں خدا سے بے بسی اور کرب مسلسل پر یوں مخاطب ہوتے ہیں۔

الٰہی ! فیصلہ صادر بھی فرما
تمناؤں کا قصہ پاک کر دے
تذبذب میں نہ رکھ میرے جنوں کو
مجھے اپنا بنا یا خاک کر دے (۱۹)

زخم زخم ہونٹوں سے فقیر خدا کے در سے صرف ایک تبسم کا خواہشمند ہے۔

اے خدا زمانے کے
تو مرا خدا بھی ہے
صرف اک تبسم کی
تشنگی بلا کی ہے (۲۰)

مذہب اور مذہبی وابستگی ندیم کی شاعری کے متعلقات ہیں۔ہر لمحہ بدلتی صورتحال میں خواہ داخلی ہو یا خارجی خدا کے قرب اور

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol 5 No.4 2021

اس سے ہمکلامی کی خواہش بطور خاص ان کے ہاں موجود ہے۔ ہر کیفیت کا اظہار ان کے یقین کو اور بھی پختہ کر دیتا ہے۔ ندیم نئی دنیا نئے منظر کے خواہشمند ہیں۔

قدرت کا دکھا نیا تماشا یا رب
بس ایک ہی منظر تو نہ دوہرا یا رب
اب ختم بھی کر گناہِ آدم کی سزا
اب موت کو منسوخ بھی فرما یا رب (۲۱)

آغاز کلام سے ہی ندیم کا خدا سے خاص تعلق محسوس ہوتا ہے۔ آغاز میں لہجہ شکایتی ہے اور پھر پر اعتماد دکھائی دیتا ہے کیونکہ انہیں یقین ہو گیا کہ کوئی انھیں نہایت غور سے سن رہا ہے۔ وہ اس کی عطاؤں کے شکر گزار ہیں اور اپنے اشعار کے حُسن قبول کے منتظر۔

میرے نذرانۂ اشعار کو دے حُسنِ قبول
میرا سب کچھ مری آواز کا رس ہے یا رب (۲۲)

مختصر یہ کہ ندیم کے ہاں خدا سے ہمکلامی میں کہیں شکوہ ہے کہیں بے تکلفی، کہیں شوخی مگر مہذب انداز میں کہیں استفہام اور کہیں دوستانہ طرز عمل ہے۔

احمد ندیم قاسمی نے اپنی شاعری کے ذریعے انصاف اور مساوات کا درس دیا اور طبقاتی ناہمواری، سامراجی تشدد، آمرانہ طرز عمل اور انسان دشمن عوامل کی ہر سطح پر مخالفت کی ہے۔ ندیم طبعاً مفلس اور مظلوم انسانیت کا دکھ بانٹنے والے تھے۔ ندیم کے ہاں معاشرتی حقائق اور تلخیوں کا ذکر مایوس کن صورتحال پیدا نہیں کرتا کیونکہ وہ پر امید ہیں اور ان کی امید کو تقویت اور سلامتی خدا سے مضبوط تعلق نے فراہم کی ہے۔ ندیم کی ترقی پسندی نے ان کی فکر کو جلا بخشی۔ ان کا مثبت انداز فکر ان کی گہری اور عملی روحانیت کا کرشمہ ہے۔

حوالہ جات

Vol 5 No.4 2021

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

۱۔ عباس طوروی، محمد۔ احمد شاہ سے احمد ندیم قاسمی تک۔ لاہور: پاکستان رائٹرز کوآپریٹو سوسائٹی، ۲۰۱۰ء۔ ص ۱۷ (بہ حوالہ)

۲۔ احمد ندیم قاسمی۔ جلال و جمال۔ لاہور: اساطیر، چونتیسواں ایڈیشن، ۲۰۰۰ء۔ ص ۱۱

۳۔ عباس طوروی، محمد۔ احمد شاہ سے احمد ندیم تک۔ ص ۱۸۷

۴۔ ایضاً۔ ص ۱۸۸ (بہ حوالہ)

۵۔ احمد ندیم قاسمی۔ ندیم کی نظمیں۔ لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۶ء۔ ۵۴۷

۶۔ ایضاً۔ ص ۲۰۷

۷۔ ایضاً۔ ص ۱۳۶۹

۸۔ ایضاً۔ ص ۶۹۱

۹۔ ایضاً۔ ص ۲۶۹۔۲۶۸

۱۰۔ ایضاً۔ ص ۸۹

۱۱۔ ایضاً۔ ص ۹۱۔۹۰

۱۲۔ فتح محمد ملک۔ احمد ندیم قاسمی شاعر اور افسانہ نگار۔ لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۱۹۹۱ء۔ ص ۱۰۹

۱۳۔ احمد ندیم قاسمی۔ ندیم کی نظمیں۔ ص ۳۴۳۔۳۴۴

۱۴۔ ایضاً۔ ص ۹۲۶

۱۵۔ ایضاً۔ ص ۷۸۹

۱۶۔ ایضاً۔ ص ۱۳۲۲

۱۷۔ ایضاً۔ ص ۲۴۳

۱۸۔ ایضاً۔ ص ۱۰۹۴۔۱۰۹۵

۱۹۔ ایضاً۔ ص ۱۳۲۹

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

۲۰۔ ایضاً۔ ص۳۹۰

۲۱۔ ایضاً۔ ص۱۴۰۸

۲۲۔ ایضاً۔ ص۳۶۹